

کھڑے ہو کر گانا

نمبر 3375

ایک خطبہ

جو بروز جمعرات، 9 اکتوبر 1913 کو شائع ہوا

جو سی۔ ایچ۔ اسپرژن نے پیش کیا

میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں

بروز جمعرات کی شام، 31 جنوری 1867 کو

”میرا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے؛ جماعت میں میں خُداوند کو برکت دُوں گا۔“

زبور 12:26

تمہیں یاد ہوگا کہ کچھ مدت پہلے ہم نے اپنی غور و فکر کے لئے ایک نہایت دردناک آیت اختیار کی تھی، جو ایک مصیبت زدہ مقدس کی دُعا تھی، جس کی فریاد یہ تھی: ”میری مصیبت اور میرا دُکھ دیکھ“ [خطبہ نمبر 741، جلد 13—ایک بے قرار دُعا]۔ اب ہمیں اس تصویر کا دوسرا رُخ دیکھنا ہے اور ایک مسیحی کو اقبال و شادمانی میں دیکھنا ہے، اور شاید جس طرح پہلے غمگین جانوں کو کچھ تسلی ملی، اُسی طرح آج رات اقبال مندوں کو کچھ تعلیم مل سکے۔

یہ آغاز ہی میں قابل ذکر ہے کہ کسی مسیحی کی حالت کو اُس کے سوا کوئی اور صحیح طور پر پرکھ نہیں سکتا۔ بے شک اُس کی ظاہری حالت اُس کے حقیقی حال کا منصفانہ پیمانہ نہیں۔ جب پُلّس اور سیلا کو کوڑے مارے گئے اور اُن کے پاؤں کو کڑیوں میں کس دیا گیا، تو دوسروں کو وہ نہایت قابل رحم دکھائی دیے۔ لیکن جب آدھی رات کو اُنہوں نے خُدا کی حمد سرائی شروع کی اور قیدیوں نے اُنہیں سنا، تو اُنہوں نے اپنے آپ کو آدمیوں میں سب سے خوش نصیب ثابت کیا۔

ایسا ہی معاملہ دائود کا بھی تھا۔ جب اُس نے یہ زبور لکھا، وہ بدنام اور بہتان زدہ تھا—ہر طرح کی شرارت اُس پر ڈالی گئی۔ یہ ”تو بیرونی حالت تھی، مگر اندر اُس کا دل ایسی کامل سلامتی میں تھا کہ وہ کہہ سکتا تھا، ”میرا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے۔“

عام دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُس کا پاؤں پھسل جائے گا، گویا وہ طربین چٹان سے گرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ مگر اُس کی جان کا تجربہ بالکل اس کے اُلٹ تھا۔ گویا وہ سب کو کہہ رہا ہے، ”تم جتنی چاہو میری ہنسی اُڑاؤ، جتنا چاہو مجھے گرانے کی کوشش کرو۔ مگر خُدا سب پر بلند ہے، اور میں اُسی میں قائم رہوں گا، کیونکہ مبارک ہو اُس کا نام، دشمن کی ہر تدبیر کے باوجود میرا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے، اور جماعت میں میں خُداوند کو برکت دُوں گا۔“

اس عبارت میں دو باتیں ہیں جن پر میں تمہاری توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اوّل ایک ایماندار کی خوش نصیب حالت۔ اور دوم ایک ایماندار کا مبارک مشغلہ۔ اُس کا ”پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے“، یہ ایک خوش نصیب حالت ہے۔ اور ”خُدا کی حمد اور برکت“ اُس کا مبارک مشغلہ ہے۔

—سب سے پہلے ہمارے پاس ہے

۱

۔ ایک ایماندار کی نہایت خوش نصیب حالت۔

اب وہ اپنے ”پاؤں کے ہموار جگہ میں کھڑے ہونے“ سے کیا مراد لیتا ہے؟ کیا یہ سب سے بڑا شر نہیں کہ ایک حقیقی مسیحی گناہ میں گر جائے؟ آخری طور پر گرنا تو بالکل ہی ہماری ابدی ہلاکت ہے۔ لیکن کسی بھی طور پر گرنا ہماری سب سے بڑی غمگینی ہے۔ خُدا کا ہر سچا فرزند ہزار بار رنج اُٹھانا پسند کرے گا مگر ایک بار بھی گناہ نہ کرے۔ اپنے باپ کی چھڑی کو اُس نے پیار کرنا سیکھ لیا ہے، لیکن گناہ کو، خواہ وہ لذتوں میں سب سے شیریں کیوں نہ ہو، اُس نے نفرت کرنا سیکھ لیا ہے۔ وہ کہتا ہے: ”اے خُداوند، مجھے کہیں بھی جانے دے، مگر گناہ میں نہ جانے دے۔ اگر راہ کٹھن ہو، تو اُسے ایسا ہی رہنے دے—اگر وہ تیری راہ ہے، تو میں اُس پر چلنے کو تیرا شکر کروں گا۔ لیکن اگر راہ بالکل ہموار بھی ہو، تو بھی مجھے اُس پر قدم رکھنے نہ دینا، اگر وہ بائی-پاتہ میدان کی راہ ہے۔“

پس میں کہتا ہوں کہ مسیحی پر جو سب سے بڑا شر آ سکتا ہے وہ یہی ہے کہ وہ گناہ میں گرے اور اُس میں پڑا رہے۔ اس کے برعکس، مسیحی کے لئے سب سے بڑی برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنی چال اور گفتار میں سیدھا رکھا جائے—سال بہ سال ایک بے داغ کردار پہنے رہے—سال بہ سال دانی ایل کی مانند ایسا پایا جائے کہ اُس کے دشمن بھی اُس کے بارے میں کچھ نہ پا سکیں سوائے اُس کے خُدا کی شریعت کے معاملہ میں۔

ہائے! یہ بڑی عزت ہے! یہ نایاب جواہر ہے۔ خُدا کے کچھ خادم ایسے ہیں جو آسمان تک تو پہنچ جائیں گے لیکن کبھی یہ جواہر نہ پہنیں گے۔ وہ خُداوند کے لوگ تو رہے ہیں، مگر اُن کی لغزشوں اور گرنے نے اُن کی ہڈیاں توڑ ڈالیں اور اُن کے دلوں کو بے قرار کیا، اور آخر کار وہ بس ”گویا آگ کے وسیلہ سے“ بجائے گئے۔

لیکن یہ کتنی خاص رحمت ہے اگر خُدا کا فرزند نہ صرف محفوظ بندرگاہ میں پہنچنے پائے، بلکہ یوں پہنچے کہ نہ کسی چٹان سے ٹکرایا ہو، نہ دلدل میں دھنسا ہو، نہ جہاز شکستہ ہوا ہو۔ نہ صرف آسمان میں پہنچے بلکہ اُس کے لئے ہمارے خُداوند اور ”نجات دہندہ یسوع مسیح کی بادشاہی میں“ کثرت سے داخلہ مہیا کیا جائے۔

اب، اے عزیزو، عبارت میں جو ”کھڑا ہونا“ مذکور ہے، وہ گناہ کے لحاظ سے خُدا کے فرزند کے محفوظ کھڑے ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ دو معنوں میں سمجھا جا سکتا ہے۔ کبھی کبھی مسیحی عام اور بیرونی گناہوں کے لحاظ سے ہموار جگہ میں ہوتا ہے۔ اور دوسرے، وہ ہمیشہ دوسروں کے گناہوں کے لحاظ سے ہموار جگہ میں کھڑا رہتا ہے، کہ گناہ اُس کو چھو نہیں سکتا۔

اَوّل، میں کہتا ہوں کہ کچھ مسیحی ایسے ہیں جو بیرونی گناہ کے بارے میں اس عبارت کی زبان اختیار کر سکتے ہیں اور خُدا کا شکر کر سکتے ہیں کہ وہ اس وقت سخت آزمائشوں میں مبتلا نہیں۔ وہ پھسلنے کی جگہوں پر سفر نہیں کر رہے بلکہ اُن کا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے۔

یہ کئی اسباب کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ کبھی یہ خُدا کی تدبیر کی وجہ سے ہے۔ اے میرے بھائیو، شاید کبھی کبھی تم نے چاہا ہو کہ تم امیر ہوتے۔ تم ایک چھوٹے کاروبار میں رہے اور خیال کیا: ”کاش میرے پاس زیادہ سرمایہ ہوتا کہ میں تھوڑا آگے بڑھوں، ”کچھ سرمایہ کاری کروں، زیادہ آمدنی حاصل کروں اور جلدی جمع کر لوں۔“

آہ! تم نہیں جانتے۔ وہ بلند مقام پھسلنے کی جگہیں ہیں، جیسا کہ کچھ نے حال ہی میں اپنے نقصان سے ثابت کیا۔ تمہیں چاہیے کہ خُدا سے یہ مانگنے کی بجائے کہ وہ تمہیں وہاں رکھے، اُس کا شکر کرو کہ تم اتنے امیر نہیں کہ بڑے کاروباروں یا سونے کی بڑی ڈھیریوں سے متعلق خاص آزمائشوں میں پڑو۔ نسبتاً، تم بیٹھ کر خُدا کا شکر کر سکتے ہو کہ تم اُس حالت میں نہیں، بلکہ ”تمہارا“ پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے۔

تمہیں اس پر بھی شکر کرنا چاہیے کہ تم نہ بالکل زیادہ غریب ہو، کیونکہ انتہا کی غربت بھی انتہا کی دولت کی مانند ایک نہایت خطرناک حالت ہے۔ جب کوئی شخص نہایت غریب ہوتا ہے تو وہ چوری کرنے کی آزمائش میں آ سکتا ہے۔ اگر وہ اُس پر غالب آ جائے تو حسد کی آزمائش میں ہوگا اور اُن سے جل سکتا ہے جو اُس سے بہتر حالت میں ہیں۔ اور میں نہیں جانتا کہ حسد سے زیادہ کوئی روحی بیماری افسوسناک ہے۔

اپنے ہمسایہ پر اس لئے خفا ہونا کہ اُس کے پاس زیادہ بیرونی نعمتیں ہیں، یا شاید زیادہ اندرونی فضیلت بھی ہے، اس سے زیادہ غیر مسیحی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ شکر کرو کہ تمہارا نصیب درمیانی حالت میں ڈالا گیا ہے۔ اگر عَجُور کی دُعا تم میں پوری ہوئی ہے۔ ”مجھے نہ فقر دے نہ دولت“۔ اگر تمہارے پاس بس اتنا ہے کہ کھانے اور پہننے کو ملے، تو اُس پر قناعت کرو اور کہو، ”میں خُدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس کی تدبیر سے میں نہ فیشن کی آزمائشوں اور اُس کی بھول بھلیوں میں ڈالا گیا ہوں، اور نہ ”بی فقر کی آزمائشوں اور اُس کے غموں میں۔“ اسی لحاظ سے میرا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے۔

کتنے ہی نوجوان شہرت کی لالچ سے چمک اُٹھتے ہیں! ”آہ!“ وہ سوچتا ہے، ”اگر میں اپنا نام اُس چٹان پر کندہ کر سکتا! اگر میں تھوڑا اور بلند ہو کر اپنا نام اور اونچا وہاں کندہ کر دیتا!“ ہاں، لیکن کتنے ہی اوپر چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور آخر نیچے اُلڑھک کر لاشوں کی طرح ٹوٹے پڑے ہیں

”عزت کا راستہ تو قبر ہی کو لے جاتا ہے“

اے نوجوان، شکر گزار ہو اگر خُدا تمہارے لئے ایک پُرسکون خدمت کی راہ مقرر کرے، خواہ اتوار کے مدرسہ میں، یا کسی گاؤں کی چوکی پر، یا کسی ایسے مقام پر جہاں تم اپنے چھوٹے سے گھرانے میں ایک دیندار والد کی مانند اپنی اولاد کو پرورش دو۔ اور آخر میں، وادی کی مٹی کے ڈھکن بند ہونے سے پہلے ہی، تم یہ شکر ادا کر سکو کہ تمہارا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا تھا، حالانکہ اگر تمہیں پہاڑ کی زیادہ خطرناک چوٹی پر بلایا جاتا تو وہ پھسل بھی سکتا تھا۔

پس ہمارے لئے یہی بہتر ہے کہ اُس حالت پر شکر گزار رہیں جس میں خُدا کی تدبیر نے ہمیں رکھا ہے، کیونکہ میرا گمان ہے کہ ہم میں سے اکثر جو یہاں موجود ہیں دیکھیں گے کہ ہم خاص طور پر کسی انتہا پر نہیں ڈالے گئے، اور اسی لئے اس لحاظ سے ”ہمارا“ پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بات صرف ہماری ذاتی حالت کی نہیں، بلکہ ہمارے مسکن کی اور ہمارے گھرانے کے گرد و پیش کی ہوتی ہے۔ اے نوجوانو! تم میں سے کتنے ہیں جنہیں خُدا کا شکر کرنا چاہیے کہ تم توبہ کر چکے ہو اور ایسے مقام پر رہتے ہو جہاں تم رہتے ہو! میں جانتا ہوں کہ کچھ جوانوں میں یہ آزمائش ہوتی ہے کہ وہ والدین کی چھت کے نیچے سے بہت جلد نکل بھاگنا چاہتے ہیں اور اپنی خود مختاری جتانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اے جوان لڑکی! اگر تیرا باپ اور تیری ماں دیندار ہیں، تو جلد بازی نہ کر کہ اُس آتش دان سے دور ہو جہاں پرہیزگاری تیرا فرح تھا۔ اے جوان مرد! اگر تو دیندار لوگوں کے ساتھ شاگردی میں ہے، تو اتنی تیز بازی نہ کر کہ اُس جگہ سے نکلنے کی سوچے۔ یہ شہر شرارتوں سے بھرا ہے، اور جتنی ایک جگہ ایسی ہے جہاں نوجوان کا پاؤں ”ہموار جگہ“ میں کھڑا رہ سکتا ہے، اتنی ہی پچاس جگہیں ہیں جہاں اُس کے پاس جو فضل ہے وہ ناکافی ہوگا، بلکہ اُسے خُدا کی طرف سے اور بھی زیادہ فیض چاہیے تاکہ وہ آزمائش کے سامنے نہ جھکے۔

مجھے ڈر ہے کہ آج کل کی کاروباری تیز رفتاری اور ہمارے طرز زندگی کی جلدبازی کے سبب سے بہت سے جوان دینی برکتوں کی قدر نہیں کرتے۔ میں نے ایک یہودی کے بارے میں پڑھا جو ایک شہر میں تجارت نہ کرتا کیونکہ وہاں عبادت خانہ نہ تھا۔ اُس نے کہا کہ وہ ایسے مقام کو پسند کرے گا جہاں عبادت خانہ موجود ہو۔

اور جو کچھ یہودی نے اس بارے میں محسوس کیا، مسیحی کو تو بدرجہ اولیٰ محسوس کرنا چاہیے! اگر تجھے کم دولت پر اکتفا کرنا پڑے، تو بھی اگر خُدا کے کلام کو سننے اور اُس کے لوگوں کے ساتھ ملنے کا موقع ہے، تو اپنی ان سنہری مراعات کو متاع دنیا کے پیتل کے سگوں پر مت بیچ۔ کیونکہ وہ روحانی دولت کے مقابلہ میں نہایت ہی حقیر ہیں۔

یہ بڑی عجیب رحمت ہے۔ ہاں، رحمتِ عظمیٰ کہ انسان دیندار لوگوں کے درمیان رہے۔ میرے کچھ عزیز دوست جو یہاں موجود ہیں، اگر یہ نعمت انہیں نصیب ہو سکتی تو اُس کی نہایت قدر کرتے۔ اس کو بے دینیوں کے درمیان رہنے سے مقابلہ کرو! ایسے بھی ہیں جو اس عبادت گاہ سے گھر جاتے ہیں تو اُن کے کانوں میں رات کو سونے سے پہلے ہی قسمیں اور کفر کی صدائیں پڑتی ہیں۔ اور شاید صبح کو بھی انہیں خُدا کے نام کی بے حرمتی سنائی دے۔ اُن کا دین اُن کے اپنے عزیزوں کی دشمنی بھڑکاتا ہے۔ وہ اپنے کام پر نہیں جا سکتے بغیر یہ کہ فحش کلامی سنیں، اور تیر اندازوں کا نشانہ بنیں جو اُن پر زخم پہ زخم پر جلانے نہیں ہوتے، مگر ”ظالمانہ ٹھٹھوں کی stake کرتے اور اُن کے دلوں کو غمگین کرتے ہیں۔ کیونکہ اگرچہ آج کل آزمائشیں“ تو موجود ہیں، اور یہ ”ٹھٹھے“ بعض اوقات نہایت ہی ”ظالمانہ“ ثابت ہوتے ہیں۔

یقیناً اُس پودے اور اُس پودے میں فرق ہے جو باغ کے محفوظ گوشے میں لگا ہو اور اُس میں جو برفانی آندھیوں کی زد میں ویران میدان میں لگایا جائے۔ پس شکر گزار رہو، اے عزیز نوجوانو! ہاں، اور ہم بھی جو زیادہ جوان نہیں رہے۔ اگر ہم ایسی جگہ رکھے گئے ہیں جہاں نہ ہم بدکار نمونوں کے سامنے مسلسل پڑے ہیں، نہ مخالفوں کی ترش روئی کے۔ پس ہم دانود کے ”ساتھ شکر گزاری سے کہیں:“ اسی لحاظ سے میرا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہے، اور جماعت میں میں خُداوند کو برکت دوں گا۔

اس کے علاوہ، ہمارا پاؤں خُدا کی تدبیر اور فضل کے ملاپ سے قائم رکھا جاتا ہے۔ خُدا کی تدبیر ہمیں ایسے مقام پر بسا دیتی ہے جہاں خدمت کا کلام مضبوط اور قائم کرنے والا ہو، اور تب ہمارا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ میں نے کچھ رعیت کے چرواہے دیکھے ہیں، اور اس قلیل مدت میں جس میں مجھے یہاں خدمت کا موقع ملا ہے، میں نے دیکھا کہ وہ ہر سمت کے رخ بدلتے ہیں۔

کچھ ایسے ہیں جن کی مذہبی حالت کا کسی نے کبھی تعین نہ کیا اور غالباً نہ کبھی کر سکے گا، کیونکہ اُن میں کوئی واضح تعلیم نہیں، کوئی عقائد کی تشریح نہیں، کوئی سچائی کا بچھایا ہوا معیار نہیں۔ اور دیکھو! یہ بڑی رحمت ہے جب خُداوند ہمیں کچھ سکھاتا ہے اور ہمیں جاننے دیتا ہے جو ہم جانتے ہیں، اور جب جو ہم سنتے ہیں وہ ہم روح القدس کی تعلیم سے سمجھتے اور اپنی جانوں میں قبول کرتے ہیں، جب نہ ہم اس جنون میں بہائے جاتے ہیں نہ اس جوش میں، بلکہ اُن لوگوں سے جڑے رہتے ہیں جو اُس ایمان پر قائم ہیں جو انہیں سونپا گیا ہے، اور ہر نئی ایجاد کے پیچھے نہیں بہائے جاتے بلکہ قدیم جلالی سچائیوں کے محافظ رہتے اور مسیح کے صلیب کے عقائد کو مضبوطی سے تھامتے ہیں۔

یہ شاید تم میں سے بعض کا حصہ رہا ہے، اے عزیزو، کہ کبھی ایک کلیسیا کے رکن بنے، کبھی دوسری کے۔ کبھی ایسی کلیسیا کے جو جھگڑوں اور بکھرنے میں لگی ہو، یا کبھی ایسی کے جو ہر نئی بات میں مبتلا ہو۔ ہائے! شکر کرو کہ تم میں سے بہت سے جوان مسیحیوں کے گرد یسوع میں باپ موجود ہیں اور اسرائیل میں مائیں، جو خُدا کے وسیلہ سے تمہیں ایمان میں قائم رکھتے ہیں، اور جن کے وسیلہ سے تمہارا پاؤں ہموار جگہ میں کھڑا کیا گیا ہے۔ اس فضل کی نشانی کے لئے خُداوند کو برکت

ادو

مگر اب آگے بڑھیں۔ کبھی کبھی مسیحی اپنے قائم رہنے پر خُدا کا شکر اس سبب سے نہیں کرتا کہ اُس کو زندگی میں کوئی ارفع مقام ملا ہے یا بیرونی فضل کے وسیلے حاصل ہوئے ہیں، بلکہ اس سبب سے کرتا ہے کہ اُسے باطنی استحکام اور رُوحانی ترقی نصیب ہوئی ہے جو رُوح القدس نے بخشی ہے۔ آہ! کیا بڑی رحمت ہے اے مسیحی، اگر تیرا تجربہ تیرا اپنا ہے اور تُو آخر کار دل کے قرار کی اُس پُختہ حالت تک پہنچا ہے۔

ابلیس تجھ سے کبھی کہتا ہے، ”تُو کبھی جلال اور بادشاہی تک نہ پہنچے گا—تُو کبھی اپنے دُشمنوں پر غالب نہ ہوگا۔“ مگر تُو جواب دے سکتا ہے، ”ہاں! اس لحاظ سے میرا پاؤں ہموار جگہ پر کھڑا ہے، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے کس پر ایمان لایا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ وہ قادر ہے کہ اُس امانت کو اُس دن تک محفوظ رکھے جو میں نے اُس کے سپرد کی ہے۔“

کبھی کبھی تیرے بیرونی غم بے شمار ہوتے ہیں اور اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ تجھ پر غالب آجائیں گے—پر آہ! کیا ہی بڑی رحمت ہے اگر تُو اُس وقت بھی ہموار جگہ پر کھڑا ہے اور کہہ سکتا ہے، ”نیکی اور رحمت عمر بھر میرے پیچھے پیچھے رہیں گی، اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔ ہاں، خواہ میں موت کے سایہ کی وادی سے گزروں، تو بھی میں کسی “بُرائی سے نہ ڈروں گا، کیونکہ خُدا میرے ساتھ ہوگا تا کہ میرا سہارا ہو۔“

جب تجربہ اور صبر نے ہم میں خُدا پر اٹل ایمان پیدا کیا ہے، تو کیا ہی مبارک زندگی ہم بسر کرتے ہیں! لیکن آسمان کا وہ وارث جو بے ایمان ہے، جو چھوٹے ایمان اور خُدا پر کم بھروسا رکھتا ہے—وہ ہر ہوا سے اُٹھتا بیٹھتا ہے اور ہر مشکل سے ڈگمگا جاتا ہے—وہ ہر آزمائش کے نیچے رونے کو تیار ہے۔ لیکن حقیقی مسیحی جانتا ہے کہ یہ ہلکی سی مُصیبتیں جو لمحہ بھر کی ہیں اُس کے لئے از حد زیادہ اور ابدی جلال کا بوجھ پیدا کرتی ہیں۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ یسوع طوفانی پانیوں پر چلتا ہے۔ وہ اُس کی آواز سن سکتا ہے، ”میں ہوں،“ اور وہ خوفزدہ نہیں ہوتا۔ وہ محسوس کرتا ہے کہ جب مسیح کشتی میں اُس کے ساتھ ہے تو اُس کا جہاز غرق نہیں ہوسکتا، اسی لئے اگرچہ ہمیشہ شادمان نہ بھی ہو، تو بھی وہ پُر سکون اور صابر رہتا ہے، خُداوند کی نجات کے انتظار میں۔

میرا گمان ہے کہ میں تم میں سے کچھ کو جانتا ہوں جو برسوں سے اسی حالت میں ہیں۔ اب تم ویسے نہیں رہے جیسے پہلے تھے—ایک دن آسمان پر اور دوسرے دن پاتال میں۔ اب تم ویسے جلد مشتعل نہیں ہوتے جیسے پہلے ہوا کرتے تھے۔ ایک پُرجوش دُعا کی محفل تمہیں مقدس مسرت سے بھر دیتی ہے، لیکن اب وہ تمہیں جسم سے بالکل باہر نہ لے جاتی جیسا پہلے کرتی تھی۔ دوسری طرف اگر کوئی سخت مصیبت تم پر آئے تو وہ تمہیں رنجیدہ تو کرتی ہے مگر پہلے کی طرح پریشان اور مایوس نہیں کرتی۔

اب تم طفل نہیں رہے بلکہ مسیح یسوع میں بالغ ہوچکے ہو۔ تم زور آور ہوگئے ہو۔ تم ایمان میں جڑ پکڑ چکے اور قائم و مستحکم ہوگئے ہو۔ اب نہایت پُر سکون رہو، اے عزیزو، اور شکرگزار رہو کہ تم یہ کہہ سکتے ہو، ”میں ان چیزوں سے متزلزل نہیں ہوتا—وہ آزمائشیں جو کبھی میرے لئے نہایت ہیبت ناک تھیں اب ویسی نہیں رہیں، کیونکہ میں اپنے خُدا کے وعدہ اور وفاداری کو “جانتا ہوں، اور میرا پاؤں ہموار جگہ پر کھڑا ہے۔“

پھر ایک اور بات۔ یہ حالت کبھی کبھی مسیحی پر اُس وقت خاص طور پر صادق آتی ہے جب وہ اپنے خُداوند یسوع مسیح کے ساتھ نہایت نزدیکی، شیریں اور پختہ شراکت سے بہرہ یاب ہوتا ہے۔ ہم کبھی کبھی اپنے متجلی خُداوند کے ساتھ تابور پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ گتسمنی نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی یہ پہلی جلالت کا پہاڑ ہوتا ہے، اور کبھی جو کچھ بھی رونما ہو اُس کا اثر ہم پر اتنا ہی کم پڑتا ہے جتنا آندھیوں کا سخت چٹانوں پر۔ خُداوند کی شادمانی، نجات دہندہ کی حضوری، اُس کی محبت کا نور، اُس کی ضیافت گاہ کی ضیافت—یہ چیزیں ہم پر اتنی غالب آجاتی ہیں کہ ہم بھی اُس مرد خُدا کے ساتھ کہہ سکتے ہیں

”خواہ زمین میری جان کے خلاف اُٹھے“
 ”خواہ دوزخ کے تیروں کی بارش ہو
 میں اب بھی شیطان کے قہر پر مُسکراؤں گا
 “اور دُنیا کے تیوروں کا سامنا کروں گا۔“

ایسی جان جو سراپا محبتِ الہی میں محو ہو، اور مریم کی مانند مسیح کے پاؤں میں بیٹھی ہو، اُس کے پاس مارتھا کے فکروں کے لئے نہ جگہ ہے نہ وقت۔ بلکہ وہ خوشی سے کہہ سکتی ہے، ”اے میرے خُدا! میرا دل قائم ہے۔ میرا دل قائم ہے، میں گاؤں گا اور حمد کروں گا۔“ ایسا شخص اگرچہ غریب ہو تو بھی غریب نہیں، اگرچہ بیمار ہو تو بھی تندرست ہے، اگرچہ اکیلا ہو تو بھی اکیلا نہیں، کیونکہ اُس کا خُداوند اُس کے ساتھ ہے۔ کاش میں اور تم اکثر یہ کہہ سکتے، ”میرا پاؤں ہموار جگہ پر کھڑا ہے اور جماعت میں میں خُداوند کو برکت دوں گا۔“

اب تم دیکھ سکتے ہو کہ متن کی یہ تعبیر محض موقع بہ موقع ہے۔ مگر ایک تعبیر ایسی ہے جو دائمی ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں اُس بڑے گناہ کے بارے میں، جو موت کا گناہ ہے، وہ گناہ جو مسیحی کو ہلاک کر دیتا۔ اُس کے سوا ہر خدا کا ”فرزند ہر وقت یہ کہہ سکتا ہے، ”میرا پاؤں ہموار جگہ پر کھڑا ہے۔“

خدا کا فرزند گناہ تو کر سکتا ہے مگر وہ اپنے پہلوٹھے کا حق کبھی نہ کھوئے گا۔ آسمان کا وارث گر سکتا ہے، بلکہ سختی سے گر سکتا ہے، مگر اگرچہ وہ سات بار گرے تو بھی وہ پھر اُٹھا لیا جائے گا۔ اور خدا کا ابدی ہاتھ اُسے انجام تک محفوظ رکھے گا۔ اے محبوبو! یہ ہماری رحمت ہے کہ ہم یقین رکھیں کہ

،جب ایک بار مسیح میں ہوں تو ہمیشہ مسیح میں ہوں“
 ”کچھ بھی اُس کی محبت سے جدا نہیں کر سکتا۔“

اگر تُو صخرہ ازل پر کھڑا ہے، اے میرے عزیز بھائی، تو تُو اُس چٹان پر کھڑا ہے جو کبھی متزلزل نہیں ہوگی، اور جس سے نہ کوئی زمینی قوت اور نہ کوئی دوزخی قوت ٹچھے کبھی جدا کر سکتی ہے۔ اگر تُو مسیح کے ہاتھ میں ہے تو تُو جانتا ہے کہ وہ کہتا ہے، ”کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا؛ میرا باپ جس نے مجھے وہ دیے ہیں سب سے بڑا ہے، اور کوئی میرے باپ کے ہاتھ سے انہیں چھین نہیں سکتا۔“ آہ! کیا ہی محفوظ ہیں وہ، پہلے مسیح کے ہاتھ میں اور پھر خدا کے ہاتھ میں۔ گویا دہرا اطمینان، دوبری ضمانت۔ مسیح کی قدرت اور ابدی باپ کی قدرت دونوں مومن کی سلامتی پر مہر لگی ہوئی ہیں۔

لیکن کیا مومن کبھی اپنے دل میں کہہ سکتا ہے کہ وہ اپنے آپ میں محفوظ ہے؟ اے عزیزو! برگز نہیں، وہ یہ کبھی نہ کہے۔ یہ تو محض جھوٹ ہوگا۔ مگر وہ ہمیشہ یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ مسیح یسوع میں محفوظ ہے۔ وہ یہ کبھی نہ کہے، ”میرا پہاڑ مضبوط کھڑا ہے؛ میں کبھی نہ گروں گا۔“ مگر وہ یہ کہہ سکتا ہے

،میری جان مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے“
 ”پر آفت سے بالاتر۔“

اور ”چونکہ وہ زندہ ہے، میں بھی زندہ رہوں گا۔“ وہ یہ کبھی نہ کہے، ”میں جانتا ہوں کہ اپنی طاقت سے آخر تک قائم رہوں گا۔“ لیکن وہ یہ کہہ سکتا ہے، ”میں جانتا ہوں کہ میں نے کس پر ایمان لایا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ وہ قادر ہے کہ اُس امانت کو اُس دن تک محفوظ رکھے جو میں نے اُس کے سپرد کی ہے۔“

مسیحی کا آخر تک قائم رہنا اُس کے اپنے عزم سے یا اُس کی اپنی قوت سے یا اُس کی اپنی تدبیروں سے یقینی نہیں ہے۔ بلکہ وہ مسیح کے وعدہ سے، رُوح کی قوت سے، خدا کی نگہبانی سے، اور خدا کی اپنے عہد کے ساتھ وفاداری سے یقینی ہے۔

آہ! اے مسیحی، تو کیا ہی خوش نصیب ہے کہ ازلی محبت سے پیارا رکھا گیا ہے، کہ تیرا نام ازلی عہد میں لکھا گیا ہے، کہ تُو جانتا ہے اگر تیرا گھر خدا کے ساتھ ایسا نہ بھی ہو تو بھی اُس نے تیرے ساتھ ازلی عہد باندھا ہے جو ہر بات میں مرتب اور یقینی ہے! تیرا پاؤں ہمیشہ اسی لحاظ سے ہموار جگہ پر کھڑا ہے جہاں عدالت اور رحمت شیریں توازن میں ہیں، جہاں عدالت اور سچائی نے ہر کجی کو دور کر دیا ہے، جہاں راہ ہموار اور سیدھی ہے۔ آہ! تیرا زبان خداوند کی حمد گائے۔

—اور اب صرف چند الفاظ، مگر نہایت دلی تڑپ کے ساتھ، اس مضمون پر

II

- مسیحی کی مبارک مصروفیت۔

زبور نویس کہتا ہے، ”جماعت میں میں خداوند کو برکت دوں گا،“ اور یقیناً ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ آہ! سوچو اے عزیزو، اپنی یادداشت میں، کتنے اقرار کرنے والے ہلاک ہو گئے! میں تو اُن کی طرف پلٹ کر دیکھنے کی جرات بھی نہیں کرتا۔ وہ کبھی سمندر کی سطح پر تمہاری اور میری طرح سکون سے تیرتے تھے۔ لیکن اب دیکھو۔ ٹوٹے ہوئے جہاز، تختے، اور چکنا چور ٹکڑے اب تک موجوں پر اُچھل رہے ہیں۔ کیا تم لاشیں دیکھ سکتے ہو جو سمندر پر بکھری پڑی ہیں۔ ایسے سپاہیوں کی لاشیں جو بظاہر ہم جیسے ہی بہادر اور مسلح تھے۔ وہاں دیماس ہے، اُس کا جہاز غرق ہو چکا۔ وہاں یہوداہ بھی ہے، وہ پہلا ہلاکت کا بیٹا۔

اب، اے بھائیو، اگر ہم بچا لیے گئے ہیں، اگر ہمارے پاؤں ہموار جگہ پر کھڑے کیے گئے ہیں، اور ہم خداوند کو برکت نہیں دیتے تو پتھر بھی ہمارے خلاف پکار اُٹھیں گے۔ کیوں ہم گناہ میں نہ گرے جیسے اور بہت سے گر گئے؟ کیوں؟ اس لئے کہ خدا کے

فضل نے ہمیں روک لیا۔ ہمارے اندر سب کچھ ایسا تھا جو ہمیں اُسی بدی میں لے جاتا—اُسی گناہ میں، اُسی بے ایمانی میں، اُسی بُری عادت میں جو زندہ خُدا سے جُدا کرتی ہے—اور اگر وہ پیشگی فضل نہ ہوتا جس نے ہمیں مضبوط تھاما، تو ہم بھی دوسروں کی مانند غرقاب ہو جاتے۔ پس ہم خُدا کی حمد کریں اگر دس، بیس، تیس، چالیس، پچاس برس یا شاید اُس سے بھی زیادہ کے بعد ہم “اب تک مسیحی کلیسیا کے درمیان اپنی راستی پر قائم ہیں۔ بے شک ہمیں کہنا چاہیے، ”جماعت میں میں خُداوند کو برکت دُوں گا۔

اور پھر، جس طرح مسیحی کو یہ کرنا چاہیے، اُسی طرح یہ اُس کے لئے سب سے بہتر بھی ہے، کیونکہ اُس کے لئے اس سے زیادہ مفید کچھ نہیں۔ میرا خیال ہے اگر ہم اُس وقت خُدا کی حمد کریں جب ہم برکات سے لطف اندوز ہو رہے ہوں، تو شاید وہ برکات زیادہ دیر تک رہیں۔ اگر خُدا کو ہماری طرف سے زیادہ شکرگزاری ملے جب ہم تندرست ہوں، تو وہ ہمیں صحت میں قائم رکھے، لیکن وہ جانتا ہے کہ کبھی ہمیں بیماری کی ضرورت ہے تاکہ ہم صحت کی قدر کو جان سکیں، اسی لئے وہ ہمیں بیماری کے بستر پر بھیجتا ہے تاکہ ہم شکرگزاری کا سبق سیکھیں۔

اور اگر ہم زیادہ شکرگزار ہوں تو شاید ہم اپنی کئی مصیبتوں سے بچ جائیں، اور جب تک ہم کھڑے رکھے جاتے ہیں، اگر ہم اس پر خُداوند کو برکت دیں، تو ہو سکتا ہے کہ وہ یوں ہی ہمیں قائم رکھے، لیکن اگر ہم ایسا نہ کریں تو وہ ہمیں پھسلنے دے تاکہ ہم جان سکیں کہ ہماری بڑی قوت کہاں ہے، اور اُس کے بعد اُس کے نام کو اور بھی حمد کریں۔

اے مسیحی، خُدا کی حمد کرنا تیرے لئے نہایت نفع بخش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تُو کسی کی حمد کرے گا ہی—اگر تُو خُدا کی حمد نہ کرے تو اپنے آپ کی حمد کرنے لگے گا—اور وہ خُدا کی نظر میں مکروہ ہے، کیونکہ خُداوند مغرور آنکھوں سے نفرت کرتا ہے۔ اگر تُو کبھی یہ کہنا شروع کرے کہ، ”میری اپنی نیکی اور میرے مزاج کی عمدگی نے مجھے قائم رکھا،“ تو تُو بہت جلد گر جائے گا اور اُس کا زوال بڑا ہی سخت ہوگا۔ مگر اگر تُو خُدا کی حمد کرے تو یہ تجھے غرور سے بچائے گا۔

خُدا کی حمد دُنیا داری کی بیماری کی بھی ایک میٹھی دوا ہے۔ اکثر دوائیں نہایت کڑوی اور بدمزہ ہوتی ہیں، شاید اِس لئے کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ اگر کڑوی نہ ہو تو اثر نہیں کرتی۔ مگر شکرگزاری ایک ایسی میٹھی دوا ہے جو نہ صرف لذیذ بلکہ شفا بخش بھی ہے۔ یہ تجھے دُنیا داری سے اتنا ہی بچائے گی جتنا غم بچاتا ہے۔ اگر تُو ایک بھرے دسترخوان پر بیٹھ کر خُداوند کو اُس کے لئے برکت دے، تو وہ کثرت تجھے ”نان کی سیری“ نہ دے۔ اگر تُو دُنیا میں جائے اور خُدا تیری دولت بڑھائے اور تُو اُس کے لئے شکرگزار ہو، تو وہ دولت تجھے زنگ کی مانند نہ کھائے، بلکہ تیرا شکرگزاری کا جذبہ ایک میٹھی قوت بن کر تجھے محض خاک میں رینگنے والے اندھے چوہے ہونے سے بچائے گا، کیونکہ تُو اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائے گا اور عقاب کی مانند پرواز کرے گا۔ خُدا کی حمد کر کہ تُو اپنی خوشحالی کو سہ سکا، تو غالباً تجھے اُس کی زیادہ عمر ملے گی اور تُو اُس سے اور برکت پائے گا۔

مزید یہ کہ جس طرح تجھے خُدا کی حمد کرنی چاہیے اور یہ تیرے لئے مفید ہے، اُسی طرح یہ خُدا کے جلال کے لئے بھی ہے۔ کسی کو تو اُس کے بارے میں نیک کلامی کرنی چاہیے، کیونکہ یہ شریر جہاں اُس کو برابر بُرا کہتا ہے۔ اگر ایک شخص کے اپنے بچے اُس کی تعریف نہ کریں تو اور کہاں سے وہ نیک نامی کی امید رکھ سکتا ہے؟

اُہ! اے خُدا کے فرزندو، میں ڈرتا ہوں کہ تم کبھی کبھی اپنے خُدا کو بُری شہرت دیتے ہو۔ تمہارے لمبے چہرے، تمہاری غمگین داستانیں حالات کی سختیوں کے بارے میں—جب دنیا والے یہ دیکھتے اور سنتے ہیں تو وہ کہتے ہیں، ”اُہ! ہم ہمیشہ کہتے تھے یہ بدبخت لوگ ہیں اور ایک سخت مالک کی خدمت کرتے ہیں۔“ اُہ! یہ صریح جھوٹ ہے۔ کبھی خادموں کو ایسا بھلا مالک نہیں ملا جیسا ہمارا ہے۔ ہمیں اُس کا گھر عزیز ہے، اُس کی خدمت عزیز ہے، اُس کی اجرت عزیز ہے، خود وہ ہمیں عزیز ہے۔ ہم دُنیا کے سب سے خوش لوگ ہیں اور اگرچہ دُنیا دار کہتے ہیں کہ ہم بدبخت ہیں کیونکہ ہم دیندار ہیں، تو ہم جواب دیتے ہیں، ”ہماری دین داری ہماری خوشی اور ہمارا تسلی ہے۔ یہ ہماری مسرت اور سعادت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہم میں اور زیادہ ہو۔ ہم ایک “مبارک خُدا کی خدمت کرتے ہیں اور اُس کے نام کی نیک کلامی کریں گے۔

جب ہم خُدا کو برکت دیتے ہیں تو یہ نہ صرف اُس کے جلال کے لئے ہے بلکہ ہمارے ہم نوع کے لئے بھی مفید ہے۔ یہی سب سے عملی پہلو ہونا چاہیے۔ داؤد نے کہا، ”جماعت میں میں خُداوند کو برکت دُوں گا،“ اور میرا سمجھنا یہ ہے کہ وہ جانتا تھا اُس کی حمد دوسروں کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے، ورنہ وہ اپنے کمرے میں بند ہو کر اکیلا ہی خُدا کی حمد کرتا۔

داؤد ایسا نہ تھا جیسے کچھ لوگ ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ”میں اپنے گاؤں کے عبادت خانے میں نہ جاؤں گا۔ میں خادم کے ساتھ میل نہ رکھ سکتا۔ میں فلاں واعظ کے خطبے خرید لیتا ہوں اور مجھے اُن میں زیادہ سچائی ملتی ہے، اِس لئے میں گھر ہی رہوں گا۔“ یاد کرو رسول نے اِس بات کے بارے میں کیسا نظریہ پیش کیا جب اُس نے لکھا، ”اپنی جماعت باندھنے سے باز نہ رہو جیسا بعض کا دستور ہے۔“ یہ ایک بہت بُرا دستور ہے۔ اگر کہیں خُدا کے چند لوگ ہوں تو اُن کے ساتھ شریک ہو جاؤ، اور اگر وہ ایسے ہوں کہ تم اُن کے ساتھ شریک نہ ہو سکو، تو اپنی جگہ کھول لو۔ یہ اپنا فرض سمجھو کہ جہاں تیرا گھر ہو وہاں خُدا کا بھی گھر ہو، اور جہاں تیرے لئے ایک خیمہ ہو وہاں اُس کے لئے ایک مذبح ہو۔

اگر ہر جگہ مسیحی لوگ اس کا خیال رکھیں تو خُدا کی بادشاہی کتنی پھیل سکتی ہے! داؤد خُدا کو اکیلا حمد دے سکتا تھا، مگر وہ اس پر قانع نہ ہوا۔ اُسے اُس گرم جوش روحانی آگ کی طلب تھی جو دلوں کے اکٹھا ہونے سے بھڑکتی ہے، اسی لئے اُس نے کہا، ”جماعت میں میں خُداوند کو برکت دُوں گا۔“

اس کے کئی طریقے ہیں۔ ایک طریقہ گانا ہے، اور یہ کیا ہی لذیذ مشغولیت ہے! افسوس کہ ہم سب اچھا گانا نہیں جانتے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی بہترین کوشش سے گائیں، اور وہ بہترین کوشش مزید بہتر بھی ہوسکتی ہے۔ مگر اصل میں خُدا کے لوگوں کے دل اُس کی حمد زندہ سازوں سے کرتے ہیں۔ اُس کو ہماری طرف سے فہم اور دل دونوں کے ساتھ حمد چاہیے، اور جب ہم اُس کو ایسا دیتے ہیں تو وہ اُس کو زیادہ پسند کرتا ہے۔

کچھ لوگ نہ گاسکتے ہیں نہ وعظ کرسکتے ہیں۔ خیر، وہ اپنی گفتگو سے اُس کو برکت دے سکتے ہیں۔ اگر تمہارے دل اُس کی حمد سے بھرے ہوں تو تم جہاں بھی ہو اُس کے نیک نامی کرو گے۔ کھیت میں، دکان میں، حساب کتاب میں، یا کارخانے میں— جہاں بھی ہو اُس کی حمد کرو۔

آج کی رات اپنے بستر پر جانے سے پہلے خُدا کو برکت دو—میرا مطلب ہے، کسی اور سے اُس کا ذکر کرکے۔ اگر مسیح نے تمہارے ساتھ بُرا سلوک کیا ہے تو اُس کی گواہی دو تاکہ اور لوگ اُس سے بچیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ تم نہیں کرسکتے، تم برگز جُرات نہ کرو گے کہ اُس کے خلاف ایک لفظ بھی کہو، بلکہ ہزار بار اُس کے حق میں کہو گے۔ کہو کہ تم نے زندگی کے کلام کو چکھا اور چھوا ہے، کہ تم نے توبہ کے آنسوؤں کو شیریں پایا ہے، کہ تم نے ایمان سے نجات دہندہ کی طرف رُخ کیا اور اُس پر بھروسہ کیا۔

کسی کو بتاؤ—شوہر اپنی بیوی کو بتائے، بہن اپنے شوہر کو بتائے، والدین اپنی اولاد کو بتائیں، بھائی اپنے بھائی کو بتائے، جیسے ”اندریاس نے اپنے بھائی پطرس کو ڈھونڈ نکالا۔“

ایک اور طریقہ ہے زندگی سے حمد کرنا۔ میں نے ایک بھائی کے بارے میں سنا کہ ”وہ اپنے قدموں سے منادی کرتا تھا۔“ آہ! یہ کیا ہی شاندار منادی ہے! کہ اُس کا چلنا پھرنا اور اُس کی گفتگو خُدا کی حمد ہو۔

اے عزیزو، دعا کرو کہ تمہارا چہرہ چمکے۔ دعا کرو کہ تم اُسے دیکھتے رہو یہاں تک کہ تم جلال سے جلال تک تبدیل ہوتے جاؤ، تاکہ اُس کا جلال تمہارے چہرے پر بھی جھلکے جیسے موسیٰ کے چہرے پر تھا۔

شاید میری منادی بعض حاضرین سے کوئی تعلق نہ رکھتی ہو۔ مگر میں اُن سے پوچھتا ہوں کیا خُدا اُن پر بہت سی مہربانیوں میں بھلا نہ رہا؟ وہ زندہ رکھے گئے ہیں—پس وہ اُن رحمتوں کے لئے شکر گزار ہوں جو انہیں ملیں، اور اُن کی شکرگزاری انہیں توبہ کی طرف لے جائے تاکہ وہ سوچیں کہ انہوں نے کس بھلے خُدا کے خلاف گناہ کیا ہے۔

آہ! اگر تم توبہ کرو اور اُس کے پاس آؤ تو وہ تمہیں مل جائے گا۔ کھٹکھٹاؤ تو اُس کا دروازہ کھلا جائے گا۔ اُس سے بولو تو وہ سنے گا اور کان لگائے گا۔ خُداوند یسوع مسیح پر بھروسہ کرو تو وہ اپنے خون میں تمہیں دھو ڈالے گا اور تمہیں اپنے باپ کے دہنے ہاتھ پر بادشاہی میں لے جائے گا۔

خُداوند ان باتوں کو جو نہایت کمزوری کے احساس کے ساتھ کہی گئیں، یسوع کی خاطر برکت دے۔ آمین۔

تفسیر از جانب سی۔ ایچ۔ اسپرژن

زبور 40-17:37

آیت 17۔ کیونکہ شریروں کے بازو توڑے جائیں گے، پر خُداوند صادقوں کو سنبھالتا ہے۔ پس وہ ضرور قائم رہیں گے، کیونکہ وہ کیونکر گر سکتا ہے جسے خُدا سہارا دے؟

آیات 18-19۔ خُداوند صادقوں کے دنوں کو جانتا ہے، اور اُن کی میراث ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ برے وقت میں وہ شرمندہ نہ ہوں گے، اور قحط کے ایام میں وہ سیر ہوں گے۔ یہ تو برے دن ہیں۔ ہر ایک شکایت کرتا ہے، اور حقیقتاً بڑی وجہ ہے، کیونکہ تنگی عام ہے۔ لیکن ہم وعدہ کو تھام لیں: ”قحط کے ایام میں وہ سیر ہوں گے۔“

آیات 20-23۔ لیکن شریر ہلاک ہوں گے، اور خُداوند کے دشمن بَرّوں کی چربی کی مانند ہوں گے: وہ فنا ہوں گے؛ دُھواں ہو کر اڑ جائیں گے۔ شریر قرض لیتا ہے اور ادا نہیں کرتا؛ پر صادق رحم کرتا ہے اور بخشتا ہے۔ کیونکہ جو اُس کے برکت یافتہ ہیں

وہ زمین کے وارث ہوں گے؛ اور جو اُس کے ملعون ہیں وہ کاٹ ڈالے جائیں گے۔ نیک آدمی کے قدم خُداوند سے ٹھہرائے جاتے ہیں، اور وہ اُس کی راہ سے خوش ہوتا ہے۔

یہاں ایک بابمی خوشی ہے۔ اگر ہم خُدا میں مسرور ہیں تو خُدا بھی ہم میں مسرور ہے۔ وہ اپنی قوم کے چال چلن سے خوش ہوتا ہے۔ جب وہ اُس کے ساتھ چلتے ہیں، تو اُن کے ہر قدم سے وہ مسرت پاتا ہے۔ اے بھائیو اور بہنو! کیا تم نے آج یوں جینا چاہا کہ خُدا تم سے خوش ہو؟ وہ نہیں ہو سکتا اگر ہم نے لاپرواہی یا بے شمرگی یا خود غرضی میں زندگی بسر کی۔ لیکن جب ہم اُس کے لئے جیتے ہیں، تب خُداوند ہماری راہ سے خوش ہوتا ہے۔

آیت 24۔ اگرچہ وہ گر جائے، تو بھی سرنگوں نہ ہوگا، کیونکہ خُداوند اپنے ہاتھ سے اُسے سنبھالتا ہے۔ گرنے ہی کو تھا، مگر درمیان میں ہاتھ بڑھا۔ جب گناہ ہمیں گرا دینا چاہتا تھا، فضل نے ہمیں تھام لیا۔

آیت 25۔ میں جوان تھا اور اب بڑھا ہوا؛ تو بھی میں نے صادق کو ترک کیا ہوا، اور اُس کی نسل کو روٹی مانگتے نہ دیکھا۔ یہ ایسی نادر بات تھی کہ داؤد نے کبھی نہ دیکھی۔ میں نے کئی بار صادق کی نسل کو مانگتے دیکھا ہے، لیکن ہمیشہ اُن کی شراب نوشی یا سستی یا اپنی ہی بدکاری کے سبب سے جو اُنہوں نے خود اپنے اوپر لائی۔ مگر عام طور پر خُدا اپنے بندوں کی اولاد کا بھی خیال رکھتا ہے۔ وہ اُنہیں محتاجی تک نہیں پہنچنے دیتا۔ وہ سخت تنگی میں پڑ سکتے ہیں، پر مانگنے کے لئے نہیں چھوڑے جائیں گے۔

آیات 26-29۔ وہ ہمیشہ رحم کرتا اور قرض دیتا ہے؛ اور اُس کی نسل برکت یافتہ ہے۔ بُرائی سے مُنہ موڑ اور نیکی کر، اور ہمیشہ کے لئے سکونت کر۔ کیونکہ خُداوند عدالت سے محبت رکھتا ہے اور اپنے مقدسوں کو ترک نہیں کرتا؛ وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رہتے ہیں، پر شریروں کی نسل کاٹ ڈالی جائے گی۔ صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اُس میں ہمیشہ سکونت کریں گے۔

ایک عظیم وقت آنے والا ہے (اے کاش خُدا اسے جلد لائے!) جب صداقت اور راستی زمین پر حکمران ہوں گے، اور تب خُدا —کے مقدس اپنی میراث پائیں گے۔ فی الحال تو
ہر منظر خوشنما ہے،
”پر آدمی ہی ناپاک ہے۔“

لیکن وہ دن ضرور آئے گا جب شریر زمین سے مٹ جائیں گے اور مقدس سلطنت کے وارث ہوں گے۔

آیت 30۔ صادق کا مُنہ حکمت بولتا ہے، اور اُس کی زبان عدالت کی بات کرتی ہے۔
اکثر آدمی کو اُس کے مُنہ سے پہچانا جاتا ہے۔ طبیب زبان دیکھتا ہے کہ آدمی کیسا ہے۔ یوں ہی صادق آدمی اُس کے مُنہ اور زبان سے پہچانا جاتا ہے، کیونکہ وہ عدالت کی گفتگو کرتا ہے۔

آیات 31-40۔ اُس کے دل میں اپنے خُدا کی شریعت ہے؛ اُس کے قدموں میں لغزش نہ ہوگی۔ شریر صادق کی گھات میں رہتا ہے، اور اُسے قتل کرنے کا طالب ہوتا ہے۔ خُداوند اُسے اُس کے ہاتھ میں نہ چھوڑے گا، نہ جب وہ عدالت میں ہو تو اُسے مجرم ٹھہرائے گا۔ خُداوند پر اُسرا رکھ، اور اُس کی راہ پر چلتا رہ، اور وہ تجھے سر بلند کرے گا کہ زمین کے وارث ہو؛ جب شریر کاٹ ڈالے جائیں گے، تو تُو دیکھے گا۔ میں نے شریر کو بڑی قدرت میں دیکھا، اور اُسے شاداب درخت کی مانند پھیلنے دیکھا۔ تو بھی وہ گزرا اور دیکھ، وہ نہ رہا؛ ہاں میں نے اُسے ڈھونڈا پر وہ نہ ملا۔ کامل آدمی کو نشان کر اور راستباز کو دیکھ، کیونکہ اُس آدمی کا انجام سلامتی ہے۔ پر خطاکار سب اکٹھے ہلاک ہوں گے؛ شریروں کا انجام کاٹ ڈالنا ہے۔ پر صادقوں کی نجات خُداوند کی طرف سے ہے؛ مصیبت کے وقت وہ اُن کا قلعہ ہے۔ اور خُداوند اُن کی مدد کرے گا اور اُنہیں چھڑائے گا؛ وہ اُنہیں شریروں سے چھڑائے گا اور نجات دے گا، کیونکہ وہ اُس پر توکل رکھتے ہیں۔